مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme)

<u>سینئر سیکنڈری اسکول امتحان</u>

مارچ 2015

اردو (کور)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کرلیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کرکے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) **اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔**

(16) جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 3

مارکنگ اسکیم

اردو(کور)

کل نمبر100 **وقت3 گھنٹے**

1۔ درج ذیل (غیر درسی) اقتباسات میں سے کسی ایک کو پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

''مغربی افریقہ، ویسٹ انڈیز اور جنوبی امریکہ کے ساحلی علاقوں میں ایک پیڑ پیدا ہوتا ہے جس کا نام کاکاؤ ہے۔اس پیڑ سے کوکو حاصل کیا جاتا ہے۔اسی کوکو سے چاکلیٹ بنتی ہے۔ یہ پیڑ بڑا نازک ہوتا ہے۔اس لیے اس کی بہت دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے۔سیدھی دھوپ اور تیز ہوا سے بچانے کے لیے ان پیڑوں کو بڑے پیڑوں کی آڑ میں پالا جاتا ہے تب جا کر یہ پھل دیتے ہیں۔اس پیڑ کے تنے پر پھول آتے ہیں شاخوں پر نہیں۔ پھول کے بعد ایک دس انچ لمبی پھلی تیار ہوتی ہے۔ یہ پھلی چھ مہینوں میں پک کر تیار ہوتی ہے۔پھلی میں موجود بیجوں کو تیز دھوپ میں سکھایا جاتا ہے تو بیج کے اوپر چڑھا ہوا سفید مادہ پگھل کر اتر جاتا ہے اور گہرے چاکلیٹی رنگ کے یہ بیج فیکٹریوں میں بھیج دیے جاتے ہیں۔چاکلیٹ میں وٹامن بی کے علاوہ بہت سے معدنیات اور کافی کیلوریز بھی ہوتی ہے۔لیکن اس کا بھی حد سے زیادہ استعمال اچھا نہیں ہوتا۔کیونکہ کیفن نامی نقصان دہ مادہ بھی چاکلیٹ میں موجود ہوتا ہے۔

(i) چاکلیٹ کس چیز سے بنتی ہے؟

(ii) کاکاؤ کے درخت کی حفاظت کے لیے کیا ترکیب کی جاتی ہے؟

(iii) کاکاؤ کا پیڑ دوسرے پیڑوں سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

(iv) کاکاؤ کی پھلی سے بیج حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(v) چاکلیٹ میں کون کون سی غذائی خصوصیات ہوتی ہیں؟

یا

کوئل کو اس کی آواز سے جانا جاتا ہے۔اس کی میٹھی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے۔اس کے پر کالے اور چمک دار ہوتے ہیں۔شاعر اس کی آواز کی سحر انگیزی سے متاثر ہو کر شعر اور نظمیں لکھتے ہیں۔ جب آموں میں پھول آتے ہیں اور آسمان پر بادل منڈلاتے ہیں تب اس کی آواز کی جادو سے سارا جنگل گونجنے لگتا ہے۔ دیکھنے میں تو یہ کوّے کی طرح ہی لگتی ہے لیکن سڈول اور نازک سی۔ رنگ کی مناسبت سے لوگ اسے شیاما بھی کہتے ہیں۔ تاہم کوئل اور کوے کی آوازوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ایک کانوں میں چھری بن کر لگتی ہے تو دوسری کی آواز کانوں میں شہد گھولتی محسوس ہوتی ہے۔کوئل ویسے تو سبزی خور بھی ہے اور گوشت خور بھی۔ آم انار امرود پر چونچ صاف کرتی ہے اور ننھی منی معصوم چڑیوں کے گھونسلوں سے ان کے انڈے بچے بھی چٹ کر جاتی ہے۔ پہلے پہل کوے اور کوئل کے بچوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا دونوں کے بچے سیاہ ہوتے ہیں۔ کچھ وقت گزرتے ہی دونوں کے بچوں میں تھوڑا فرق نظر آنے لگتا ہے۔آواز بدلنے لگتی ہے۔کوئل کے بچے کیں کیں کیں آواز نکالتے ہیں اور کوے کے بچے کوں کوں۔

(i) کوئل اپنی کس خصوصیت کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے؟

(ii) کس موسم میں کوئل کی آواز زیادہ سنائی دیتی ہے؟

(iii) کوے اور کوئل کی آوازوں میں کیا فرق ہے؟

(iv) کوئل کو کیا کیا کھانا پسند ہے؟

(v) کوئل اور کوے کے بچوں میں کیا فرق ہے؟

جواب:

(i) چاکلیٹ کوکو سے بنتی ہے۔

(ii) ککاؤ کے درخت کی حفاظت کے لیے انھیں دھوپ اور تیز ہوا سے بچایا جاتا ہے۔ بڑے پیڑوں کی آڑ میں پالا جاتا ہے۔

(iii) اس پیڑ کے تنے پر پھول آتے ہیں جبکہ دوسرے پیڑوں کی شاخوں پر۔

(iv) کاکاؤ کی پھلی چھ مہینے میں پک کر تیار ہوتی ہے۔پھلی میں موجود بیجوں کو تیز دھوپ میں سکھایا جاتا ہے جس سے بیج پر چڑھا ہوا سفید مادہ پگھل کر اتر جاتا ہے اور گہرے چاکلیٹی رنگ کے بیج رہ جاتے ہیں۔

(v) چاکلیٹ میں وٹامن بی، معدنیات اور کافی کیلوریز بھی ہوتی ہیں۔

یا

(i) کوئل اپنی سریلی آواز کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔

(ii) آموں کے موسم میں کوئل کی آواز زیادہ سنائی دیتی ہے۔

(iii) کوے کی آواز کانوں میں چھری بن کر لگتی ہے جبکہ کوئل کی میٹھی آواز کانوں میں شہد گھولتی ہے۔اس کی آواز سحر انگیز ہوتی ہے۔

(iv) کوئل آم، انار، امرود اور چڑیوں کے انڈے وغیرہ کھاتی ہے۔

(v) کوئل کے بچے کیں کیں اور کوے کے بچے کوں کوں کی آواز نکالتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2×5 = 10**

2۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) صبح کی سیر (ii) لائبریری کی ضرورت اور اہمیت

(iii) ہمدردی (iv) پسندیدہ شخصیت

(v) سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا (vi) ہمارے تہوار

(vii) تندرستی ہزار نعمت ہے

جواب:

(i) **صبح کی سیر**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(ii) **لائبریری کی ضرورت اور اھمیت**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(iii) **ھمدردی**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(v) **سارے جھاں سے اچھا ھندوستاں ھمارا**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(vi) ہمارے تہوار

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(vii) تندرستی ہزار نعمت ہے

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفس مضمون	7
انداز بیان	4
اختتام	2
کل نمبر	**15**

3۔ اپنے بڑے بھائی کو خط لکھ کر ان سے اپنی مستقبل کی تعلیم کے بارے میں مشورہ طلب کیجیے۔ **8**

یا

اپنے اسکول کے پرنسپل کو درخواست لکھ کر کمپیوٹر روم میں نئے کمپیوٹر اور پرنٹر لگوانے کی گزارش کیجیے۔

جواب:

(i) القاب و آداب

(ii) نفس مضمون

(iii) خاکہ

یا

(i) القاب و آداب

(ii) نفس مضمون

(iii) خاکہ

نمبروں کی تقسیم

القاب و آداب	2
نفس مضمون	4
خاکہ	2
کل نمبر	**8**

4۔ درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 7

طالب علمی کا زمانہ انسان کی زندگی کا سنہرا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ صحیح معنوں میں بے فکری، اطمینان اور آرام کا زمانہ ہوتا ہے۔اس وقت نہ کوئی ذمہ داری ہوتی ہے اور نہ کوئی فکر۔ وہ اپنی مرضی سے بیٹھتا، اپنی مرضی سے کھیلتا اور اپنی مرضی سے سوتا ہے۔ جو جی میں آیا اس نے مانگ لیا۔ اس کی صحت بھی ٹھیک ہوتی ہے، چہرے پر مسکراہٹ اور خوشی کھیلتی رہتی ہے۔اس کی کوئی ذمہ داری ہوتی ہے تو صرف اتنی کہ صبح اٹھے ناشتہ کرے اور اسکول کی جانب چل دے۔ وہاں پڑھائی کی طرف پوری توجہ دے اور دل لگا کر پڑھائی کرے۔

یا

یہ بات مشہور ہے کہ دنیا امید پر قائم ہے۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہم کر رہے ہیں یا جو کچھ بھی ہو رہا ہے امید کے سہارے ہو رہا ہے۔ یہ ایسا سہارا ہے جو نازک وقتوں میں کام آتا ہے۔ امید ہی کی وجہ سے ہم مصروف عمل ہیں ورنہ ناامیدی چھا جائے تو انسان بالکل بے عمل ہو کر رہ جاتا ہے۔امید کی روشنی ہی ہمیں مصیبتوں اور تکلیفوں میں چلنے کا راستہ دکھاتی ہے۔امید کی کرن ہی بجھے ہوئے دلوں کو دوبارہ سہارا دے کر کھڑا کر دیتی ہے۔ یہ بڑی بڑی مایوسیوں کو دور کر کے حوصلہ اور ہمت عطا کرتی ہے۔اس کے برعکس ناامیدی سے انسان مردہ دل ہو کر بے کار بیٹھ جاتا ہے۔

جواب:

عنوان: طالب علمی کا زمانہ

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے، اس پر بھی نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

طالب علمی کا زمانہ انسان کی زندگی کا سنہرا زمانہ ہوتا ہے جس میں نہ کسی طرح کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی ذمہ داری۔ بلکہ انسان اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزارتا ہے۔اس کی تندرستی ٹھیک رہتی ہے اور ہر وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور خوشی چھائی رہتی ہے۔وہ خوب کھاتا پیتا اور پڑھتا ہے۔

یا

عنوان: امید کی کرن

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے، اس پر بھی نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

دنیا امید پر قائم ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ امید ہی کے سہارے ہو رہا ہے۔ امید ہی کی وجہ سے انسان مصروف عمل رہتا ہے۔ امید کی روشنی ہی ہمیں مصیبتوں اور تکلیفوں میں نجات کی راہ دکھاتی ہے۔ امید کی کرن ہی بجھے ہوئے دلوں کو سہارا دے کر دوبارہ کھڑا کرتی ہے۔

نمبروں کی تقسیم

عنوان	2
خلاصہ	5
کل نمبر	**7**

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ **10**

(i) رفو چکر ہونا

(ii) کان بھرنا

(iii) زخم ہرا ہونا

(iv) ہاتھ بٹانا

(v) سینہ زوری کرنا

(vi) لوہے کے چنے چبانا

(vii) چار چاند لگنا

(viii) باتوں میں اڑانا

(ix) بال کی کھال نکالنا

(x) خون سفید ہونا

(xi) دال میں کالا ہونا

(xii) آنکھیں چار ہونا

جواب:

(i) رفو چکر ہونا : بھاگ جانا

سپاہی کو آتا دیکھ کر چور رفو چکر ہو گیا۔

(ii) کان بھرنا : چغلی کرنا، بدظن کرنا

جب سے زید نے میرے خلاف پرنسپل صاحب کے کان بھرے ہیں تب سے ان کا رویہ میرے ساتھ بدل گیا ہے۔

(iii) زخم ہرا ہونا : گزرے ہوئے صدمہ کا یاد آ جانا، گھاؤ کا تازہ ہو جانا

خوہ مخواہ پرانی باتیں یاد دلا کر تم نے میرے زخموں کو ہرا کر دیا۔

(iv) ہاتھ بٹانا : مدد کرنا

میرا بیٹا اب اتنا بڑا ہو گیا کہ میرے کاموں میں ہاتھ بٹانے لگا۔

(v) سینہ زوری کرنا : زبردستی کرنا

لڑکے نے چپراسی سے کہا ایک تو تم نے میرا گلاس توڑ دیا دوسرے مجھ سے منھ زوری کر رہے ہو۔

(vi) لوہے کے چنے چبانا : سخت اور مشکل کام کرنا

سی اے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے میاں لوہے کے چنے چبانا ہے۔

(vii) چار چاند لگنا : شان و شوکت بڑھ جانا / رونق بڑھ جانا

کلپنا چاولہ کے خلائی سفر سے ہندوستان کی عظمت کو چار چاند لگ گئے۔

(viii) باتوں میں اڑانا : اہمیت نہ دینا / بات کو نظر انداز کرنا

تم میرے ہر مشورے کو باتوں میں اڑا دیتے ہو۔

(ix) بال کی کھال نکالنا : بہت چھان بین کرنا

آپ کو تو ہر بات میں بال کی کھال نکالنے کی عادت ہے۔

(x) خون سفید ہونا : بے حس ہو جانا

آج کی مصروف زندگی میں لوگوں کے خون سفید ہو گئے ہیں۔

(xi) دال میں کالا ہونا : شک و شبہ ہونا

آج کل اکیلے اکیلے رہ رہے ہو، ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔

(xii) آنکھیں چار ہونا : مقابل ہونا / روبرو ہونا / سامنا ہونا

میں جنگل میں بڑے سکون سے گھوم رہا تھا کہ اچانک شیر سے آنکھیں چار ہو گئیں۔

نمبروں کی تقسیم

معنی **1× 5 = 5**

جملوں میں استعمال **1×5 = 5**

کل نمبر **10**

6۔ اخبار یا رسالے کے ایڈیٹر کی ضرورت کے لیے اشتہار بنایئے۔ 5

جواب:

اشتہار برائے ایڈیٹر (رسالہ/اخبار.....)

قومی دنیا

آفس کمپلیکس، دوسری منزل

آئی ٹی او، نئی دہلی-1

قومی دنیا رسالہ کے لیے ضرورت ہے ایک ایسے ایڈیٹر کی جو درج ذیل تعلیمی اور تجرباتی صلاحیتیں رکھتا ہو۔ کمپیوٹر سے بھی واقف ہو۔

تعلیمی صلاحیتیں: (i) ایم اے اردو

(ii) ڈپلومہ ان جرنلزم

تجربہ:- کسی رسالہ یا اخبار میں بحیثیت ایڈیٹر/سب ایڈیٹر کم سے کم دو سال کام کیا ہو

درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ 15اپریل2015

پتہ خط و کتابت

مینیجر، قومی دنیا

آفس کمپلیکس، دوسری منزل

آئی ٹی او، نئی دہلی-1

نمبروں کی تقسیم

اشتہار کا خاکہ 2

اشتہار کا متن 3

کل نمبر 5

(حصہ - ب)

7۔ درج ذیل اقتباس کوغور سے پڑھیے اوراس سے متعلق دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیے ۔ 7

ٹوکیو کے جھل جھل کرتے ریلوے اسٹیشن کی دیواروں پر چوبی اور روغنی فریسکو بنے ہیں ۔ٹرین کی ساری کوچیں ایئر کنڈیشنڈ ہیں اور پہلو کے بجائے درمیانی کوریڈور کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہیں ۔ سارے ڈبوں میں قالین بچھے ہیں۔ صبح کے دھندلکے میں کانفرنس کے مہمانوں کو لے کر ٹرین ٹوکیو کی طرف روانہ ہوئی۔ چار کوچیں مہمانوں کے لیے مخصوص ہیں ۔ٹرین کے چلنے کے بعد سب نے اٹھ کر ادھر ادھر ٹہلنا شروع کیا۔لوگ دریچوں کے پاس گروہ بنا کر بیٹھ گئے ۔ باہر حد نظر تک کارخانے پھیلے ہیں جن کی چمنیوں سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ سبزے پر بارش شروع ہوگئی ہے ۔منظر کے بھورے اور سبز رنگوں کا یہ امتزاج انگلستان کے صنعتی کنٹری سائڈ کی یاد دلا رہا ہے ۔

(i) ٹوکیو کے ریلوے اسٹیشن کی کیا خصوصیت بتائی گئی ہے؟

(ii) ٹرین کے ڈبوں میں کیا کیا خوبیاں ہیں؟

(iii) ٹرین کب اور کہاں کے لیے روانہ ہوئی ؟

(iv) ریل کے چلنے کے بعد مسافروں نے کیا کیا؟

(v) کون سا منظر مصنف کو انگلستان کے صنعتی کنٹری سائڈ کی یاد دلا رہا ہے؟

یا

غرض خلقت کا یہ ہجوم پھوار میں بھیگتا خس کے پنکھے جھلتا ، آہستہ آہستہ مہرولی کی سڑک سے گزرا۔ یہ جلوس شاہی دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ بادشاہ سلامت اوپر کی بارہ دری میں برآمد ہوئے ۔ بیگمات کے لیے چلمن پڑ گئیں، اب ساری بھیڑ سمٹ سمٹا کر باب ظفر کے سامنے آ گئی ۔ پھاٹک کے سامنے بڑا کھلا میدان تھا۔ یہاں باجے والوں نے اپنے کمال دکھائے ۔ اکھاڑے والوں نے اپنے ہاتھ دکھائے ۔سب کو حسب مراتب انعام ملا۔کسی کو سیلا ملا، کسی کو دوشالہ ملا،کسی کو مندیل ملی کسی کو کڑے ملے ۔ اتنے میں پنکھا بھی سامنے آ گیا۔شہر کے شرفا اور امرا مجرا بجالائے ۔اوپر سے سارے مجمع پر گلاب پاشوں سے گلاب اور کیوڑہ چھڑکا گیا۔عطر اور پان سے تواضع کی گئی ۔ بادشاہ کے اشارہ کرتے

ہی ولی عہد بہادر نیچے اتر آئے۔ لوگوں کے گلے میں پھولوں کے کنٹھ ڈال کر سب کو رخصت کیا۔

(i) جلوس کے شاہی دروازے پر پہنچتے ہی کیا ہوا؟

(ii) کھلے میدان میں کن فنکاروں نے اپنے کمال دکھائے؟

(iii) فنکاروں کو انعام میں کیا کیا چیزیں عطا کی گئیں؟

(iv) مجمع کے استقبال کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا گیا؟

(v) بادشاہ کا اشارہ پا کر ولی عہد بہادر نے کیا کیا؟

جواب:

(i) ریلوے اسٹیشن جھل جھل کر رہے تھے۔ اسٹیشن کی دیواروں پر چوبی اور روغنی فریسکو بنے تھے۔

(ii) ساری کوچیں ائیر کنڈیشنڈ ہیں اور پہلو کے بجائے درمیانی کوریڈرو کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ سارے ڈبوں میں قالین بچھے ہیں۔

(iii) ٹرین صبح کے دھندلکے میں مہمانوں کو لے کر ٹوکیو کی طرف روانہ ہوئی۔

(iv) مسافروں نے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر ادھر ادھر ٹہلنا شروع کیا۔ لوگ دریچوں کے پاس گروہ بنا کر بیٹھ گیے۔

(v) کارخانے پھیلے ہوئے ہیں جن کی چمنیوں ے دھواں نکل رہا تھا۔ سبزے پر بارش کا پڑنا، بھورے اور سبز رنگوں کا یہ امتزاج انگلستان کے صنعتی کنٹری سائڈ کی یاد دلا رہا ہے۔

نمبروں کی تقسیم

(i)	1
(ii)	1
(iii)	1
(iv)	2
(v)	2
کل نمبر	**7**

یا

(i) بادشاہ سلامت اوپر کی بارہ دری میں حاضر ہوئے۔

(ii) باجے والوں نے اپنے کمال دکھائے۔ اکھاڑے والوں نے اپنے ہاتھ دکھائے۔

(iii) انعام میں کسی کو سیلا ملا، کسی کو دوشالہ ملا، کسی کو مندیل، کسی کو کڑے ملے۔

(iv) گلاب اور کیوڑہ چھڑک کر، عطر اور پان کی تواضع کی گئی۔

(v) ولی عہد بہادر نیچے اتر آئے۔ لوگوں کے گلے میں پھولوں کے کنٹھے ڈال کر سب کو رخصت کیا۔

نمبروں کی تقسیم

1	(i)
1	(ii)
1	(iii)
2	(iv)
2	(v)
7	**کل نمبر**

8۔ 'بڑے بول کا سر نیچا' میں ''اس میں کوئی شک نہیں کہ میں رئیس زادہ ہوں لیکن آج شام کو میرے گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے'' پورن مل کے ساتھ ایسا کیا معاملہ پیش آیا کہ اسے یہ جملہ کہنا پڑا؟

5

یا

مضمون ''میگھالیہ'' آپ کو کیسا لگا؟ اس صوبے کی چند خوبیاں بیان کیجیے۔

جواب:

سیٹھ سر جومل کے انتقال کے بعد پورن مل نے اپنے دوست شیام سندر کو مینیجر مقرر کیا۔ سب کام اس کی مرضی سے ہونے لگا۔ پورن مل کا زیادہ وقت سیر و سیاحت اور حکام سے ملاقات میں گزرنے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آمدنی کم اور خرچہ زیادہ

ہوا۔شوق کی ہوا نے امریکہ کی جلتی ہوئی موم بتی کو آناً فاناً میں پگھلا کر بہا دیا۔اس طرح رفتہ رفتہ پورن مل کا سارا اثاثہ ختم ہوگیا۔اس وجہ سے پورن مل کو یہ جملہ کہنا پڑا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں رئیس زادہ ہوں لیکن آج شام کو میرے گھر میں کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے

یا

میگھالیہ ہندوستان کا خوبصورت صوبہ ہے۔اس میں اونچے نیچے خوبصورت پہاڑی سلسلے، گہری کھائیاں اور کھائیوں کے درمیان بل کھاتی ندیاں، پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرتے ہوئے آبشار بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔شیلانگ پیک یہاں کا سب سے اونچا پٹھاری علاقہ ہے۔برہم پتر یہاں کی سب سے بڑی ندی ہے۔یہ صوبہ بادلوں سے ڈھکا ہوا ہے اسی وجہ سے میگھالیہ (بادلوں کا گھر) کہلاتا ہے۔میگھالیہ کی راجدھانی شیلانگ کا نام ایک دیوتا کے نام پر رکھا گیا۔میگھالیہ میں سرسبز گھاس کے میدان اور سیڑھی نما کھیت نظر آتے ہیں۔یہاں کی خوبصورتی اپنی مثال آپ ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5×1 = 5

9۔ درج ذیل میں سے صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) میرن صاحب نے غالب کو مجروح کی صحت کے بارے میں کیا بتایا؟

(ii) چچا چھکن قلم دیکھ کر کیوں خفا ہو گئے؟

(iii) گدھے نے سید کرامت علی شاہ کی کس مہربانی کا ذکر کیا ہے؟

(iv) لتا منگیشکر کے گیت کا مصنف پر کیا اثر ہوا؟

(v) رائے صاحب مہتو گڑھیا کا مقدمہ کیوں ہار گئے؟

(vi) دعوت میں جانے اور نہ جانے دونوں سے متعلق مصنف نے کیا خیال ظاہر کیا ہے؟

(vii) مصنف کے بھائی نے مزاج پرسی کرنے والوں کے لیے فون کی پابندی پر کیا نوٹس لگایا؟

(viii) آگرہ بازار میں جھگڑے کا کیا نقشہ پیش کیا گیا ہے؟

جواب:

(i) میرن صاحب نے غالبؔ کو مجروح کی صحت کے بارے میں یہ بتایا کہ اب وہ تندرست ہو گئے ہیں، بخار ٹھیک ہو گیا ہے لیکن پیچش ابھی باقی ہے۔

(ii) قلم دیکھ کر چچا چھکن اس لیے خفا ہو گئے کہ جب وہ خط کا جواب لکھنے بیٹھے تو قلم کا نب غائب تھا۔

(iii) گدھے نے سید کرامت علی شاہ کی مہربانی کا ذکر یوں کیا ہے کہ وہ ایک پڑھے لکھے انسان تھے۔ انھیں اخبار، کتابیں پڑھ کر تبصرہ تنقید کرنے کی عادت تھی۔ جس جگہ ان کی کوٹھی تھی وہاں انھیں کوئی ایسا شخص نہ ملا جس سے وہ اپنے دل کی بات کہتے، آخر کار اپنے دل کی بات مجھ گدھے سے کہنی پڑی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں بھی ان کی صحبت میں رہ کر بہت کچھ سیکھ گیا۔

(iv) لتا منگیشکر کے گیت کی سریلی آواز نے مصنف کے کانوں میں رس گھول دیا۔

(v) کاغذات کی چھان بین ہونے پر کھیت رائے صاحب کے اور گڑھیاں خان کی مقبوضہ جائیداد ثابت ہوئی۔ اس قبضہ کی بنا پر رائے صاحب مہتو گڑھیا کا مقدمہ ہار گئے۔

(vi) دعوت میں جانے اور نہ جانے سے متعلق مصنف نے یہ خیال ظاہر کیا کہ دعوت میں نہ جائیں تو غرور یا بے توجہی کی شکایت، جائیں تو معدہ اور عاقبت دونوں خراب ہوتی ہیں۔

(vii) مصنف کے بھائی نے مزاج پرسی کرنے والوں کے لیے فون کی پابندی پر کمرے میں یہ نوٹس لگایا جو صاحبان مزاج پرسی کو آئیں وہ فون کو ہاتھ نہ لگائیں اور جو فون کرنے آئیں تو وہ مزاج نہ دریافت کریں۔

(viii) آگرہ بازار میں جھگڑے کا نقشہ یوں پیش کیا گیا ہے کہ ککڑی والے نے ککڑی بیچنے کے لیے آواز لگائی تو مداری نے غصہ میں آکر ککڑیوں کا ٹوکرا چھین کر پھینک دیا۔ ساری ککڑیاں سڑک پر بکھر گئیں۔ سب اپنے اپنے خوانچے چھوڑ کر جھگڑے میں لگ گیے۔ موقع کو غنیمت جان کر چور اچکے اور بازار کے لونڈے سامان لوٹنے میں لگ گئے۔ کمہار کے برتن ٹوٹ گئے۔ فساد بڑھتا دیکھ کر لوگوں نے اپنی اپنی دکانیں بند کر لیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر $2 \times 4 = 8$

10۔ مثنوی کسے کہتے ہیں؟ میرتقی میرؔ نے مثنوی میں اپنے گھر کا کیا حال بیان کیا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔ 10

یا

ساحرؔ لدھیانوی نے اپنی نظم 'پرچھائیاں' کے ذریعے جو پیغام دیا ہے اسے تفصیل سے لکھیے۔

جواب:

مثنوی عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی دو دو کیا گیا ادب کی اصطلاح میں مسلسل اشعار کے اس مجموعے کو مثنوی کہتے ہیں جس میں شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔ میرتقی میر اپنے گھر کا حال اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گھر بہت خستہ حالت میں ہے۔ چار دیواری سو جگہ سے خم دار ہے۔ دیواروں کا پلاسٹر جھڑ رہا ہے، چھت ٹپکتی ہے، چھت کے سوراخوں میں چڑیا آپس میں جنگ کرتی ہیں۔ گھر کی حالت ایسی ہے کہ کبھی بستر کو پھیلا کر نہیں بچھایا گیا ہے۔ چار پائی کے پائے پٹی پھٹ گئے ہیں، ان کھاٹ اور کھٹولوں میں کھٹملوں کا بسیرا ہے۔ ذرا سی بارش ہوتے ہی سو سالہ پرانی دیوار گر گئی۔ دیوار گرنے کی وجہ سے کتوں نے گھر کو راستہ بنالیا ہے۔ گھر کیا ہے صرف نام کا گھر ہے جس میں راحت کا کوئی سامان نہیں ہے

نمبروں کی تقسیم

مثنوی کی تعریف 3

گھر کا حال 7

کل نمبر **10**

یا

ساحر کی نظم ''پرچھائیاں'' کے ذریعے یہ پیغام ملتا ہے کہ جہاں تک اور جب تک ممکن ہو جنگ کو ٹالتے رہنا چاہیے۔ اس لیے کہ جنگ اپنے آپ میں خود ہی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو تہذیبوں کو برباد کر دیتی ہے، جنگ سے کوئی مسئلہ ہرگز حل نہیں ہوتا۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے جنگ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس لئے اے شریف انسانوں مل جل کر امن وامان کی فضا قائم کرو کیونکہ اس میں انسانی ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1× 10 = 10**

11۔ درج ذیل میں سے کوئی ایک شعری اقتباس غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیے گیے سوالوں کے جواب لکھیے ۔ 10

بہت دنوں سے ہے یہ مشغلہ سیاست کا
کہ جب جوان ہوں بچے تو قتل ہوجائیں

بہت دنوں سے ہے یہ خبط حکمرانوں کا
کہ دور دور کے ملکوں میں قحط بو جائیں

چلو کہ آج سبھی پائمال روحوں سے
کہیں کہ اپنے ہر اک زخم کو زباں کر لیں

ہمارا راز ہمارا نہیں، سبھی کا ہے
چلو کہ سارے زمانے کو راز داں کر لیں

(i) بہت دنوں سے سیاست کا کیا مشغلہ ہے؟

(ii) حکمرانوں کو بہت دنوں سے کس بات کا خبط ہے؟

(iii) ہر ایک زخم کو زباں کرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(iv) شاعر اپنے راز میں کس کو شریک کرنا چاہتا ہے اور کیوں؟

یا

خود پرستی کو لقب دیتے ہیں آزادی کا
ایسے اخلاق پہ ایمان نہ لانا ہرگز

رنگ وروغن تمھیں یوروپ کا مبارک لیکن
قوم کا نقش نہ چہرے سے مٹانا ہرگز

جو بناتے ہیں نمائش کا کھلونا تم کو
ان کی خاطر یہ ذلت نہ اٹھانا ہرگز

رخ سے پردے کو ہٹایا تو بہت خوب کیا
پردہ شرم کو دل سے نہ اٹھانا ہرگز

(i) شاعر کیسے اخلاق پہ ایمان لانے سے منع کر رہا ہے؟

(ii) چہرے سے قوم کا نقش مٹ جانے کا خطرہ کس بات سے ہے؟

(iii) شاعر کن لوگوں کی خاطر ذلت اٹھانے سے روک رہا ہے؟

(iv) پردہ شرم کو دل سے اٹھانے سے کیا مراد ہے؟

جواب:

(i) بہت دنوں سے سیاست کا یہ مشغلہ ہے کہ جب بچے جوان ہوں تو قتل ہو جائیں۔

(ii) حکمرانوں کو بہت دنوں سے اس بات کا خبط ہے کہ دور دور کے ملکوں میں قحط بو جائیں۔

(iii) ہر اک زخم کو زباں کرنے سے شاعر کی مراد ہے ظلم کے خلاف احتجاج کرنا۔

(iv) شاعر اپنے راز میں زمانے کو شریک کرنا چاہتا ہے۔اس لیے کہ اس کا راز صرف اس کا نہیں سارے زمانے کا ہے۔

یا

(i) ایسے اخلاق پر ایمان لانے سے منع کرتا ہے جو خود پرستی کو آزادی کا لقب دیتے ہیں۔

(ii) یوروپ کے رنگ و روغن کی وجہ سے چہرے سے قوم کا نقش مٹ جانے کا خطرہ ہے۔

(iii) شاعر ان لوگوں کی خاطر ذلت اٹھانے سے روک رہا ہے جو ہم کو نمائش کا کھلونا بناتے ہیں۔

(iv) پردہ شرم کو دل سے اٹھانے کا مطلب ہے شرم و حیا ختم ہو جانا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر $2\frac{1}{2} \times 4 = 10$

12۔ درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے ۔ 5

(i) ''دعوت'' کس کا انشائیہ ہے؟

کرشن چندر — قرۃ العین حیدر — رشید احمد صدیقی

(ii) چچا چھکن کس کا تخلیق کردہ کردار ہے؟

مرزا غالب — سید امتیاز علی تاج — حبیب تنویر

(iii) رباعی کتنے مصرعوں پر مشتمل نظم ہوتی ہے؟

دو — چار — پانچ

(iv) غالبؔ نے اپنے خط میں روٹھنے کی شکایت کس سے کی ہے؟

مولانا حالیؔ — منشی ہرگوپال تفتہ — امام بخش صہبائی

(v) ''ذرا فون کرلوں'' ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟

انشائیہ — ناول — ڈرامہ

جواب:

(i) **رشید احمد صدیقی کا**

(ii) **سید امتیاز علی تاج کا**

(iii) **چار**

(iv) **منشی ہر گوپال تفتہ**

(v) **انشائیہ**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1×5 = 5